رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۳۱

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸/ — قیمت ششماہی بیرون ہند ۹/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳	مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۹۶

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ر فروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک کے ماتحت کہ احمدی اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی عادت ڈالیں ۔ کل مبلغین سلسلہ نے دارالرحمت کی مسجد کے برآمدہ کی تعمیر کے سلسلہ میں کام کیا ۔ اور آج اس تحریک کو بہت بڑے پیمانہ پر وسعت دیگئی یعنی لوکل انجمن کے زیر انتظام مقامی جماعت کے قریباً اڑھائی ہزار احباب نے جن میں مقامی امیر جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بھی شامل تھے ۔ علاوہ ازیں صدر انجمن احمدیہ کے تمام کارکنان اور مدرسہ احمدیہ ۔ جامعہ احمدیہ ۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ و طلباء بھی شریک تھے اپنے ہاتھوں سے ریلوے روڈ پر مٹی ڈال کر اسے ہموار کیا ۔ اور پوری سرگرمی محنت اور تن دہی سے کام کیا نیشنل لیگ کی والنٹیئر کور نے بھی باوردی اس سلسلہ میں قابلِ تعریف کام کیا ۔ احباب کے ۱۳ گروپ بنائے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آستانۂ الٰہی پر ہر وقت جھکے رہو اور نمازوں کو سنوار کر پڑھو

فرمودہ ۲۲ر فروری ۱۹۰۳ء

ضلع سیالکوٹ کے ایک نمبردار نے بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اپنی زبانِ مبارک سے کوئی وظیفہ بتائیں ۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو ۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے ۔ اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں ۔ صدقِ دل سے روزے رکھو ۔ صدقہ و خیرات کرو ۔ درود و استغفار پڑھا کرو ۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو ۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے ۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل ۔ جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا ۔ وہ محروم کیا جاتا ہے ۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے ۔ تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں ۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے ۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو ۔ تو کیا ہو سکتا ہے ۔ دعا کرتے رہو ۔ کہ اللہ تعالےٰ ہدایت پر کاربند رکھے ۔ کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں ۔ گمراہ کرنا ۔ اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ۔ پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں ۔ تو ہم وقت دعا کرنی چاہیئے ۔ کہ وہ گمراہی سے بچائے اور ہدایت کی توفیق دے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ فروری سے ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
۱	خیر الدین صاحب	شاہ پور
۲	طالب حسین صاحب	برما
۳	حبیب الغفار صاحب	میرٹھ
۴	اسحاق محمود آئڈے صاحب	اگونا امریکہ
۵	لکھو صاحب	گورداسپور
۶	پیرا شاہ صاحب	"
۷	حسین بخش صاحب	"
۸	اقبال احمد صاحب	فیروزپور
۹	سردار محمد صاحب	لائل پور
۱۰	عالم بی بی صاحبہ	لائل پور
۱۱	اللہ رکھی صاحبہ	"
۱۲	رحمت اللہ صاحب	دہلی
۱۳	عبد الغفور صاحب	بلند شہر
۱۴	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	انبالہ
۱۵	مبارک علی شاہ صاحب	میرپور خاص
۱۶	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔)	منٹگمری

احرار کی خرید کردہ زمین کی ڈگری مل گئی

کچھ عرصہ ہوا۔ احرار نے ایک شخص قمر الدین ارائیں سکنہ لاہور کے نام پر موضع رجادہ متصل قادیان سے ایک قطعہ زمین جو پانچ کنال ۱۵ مرلہ تھا۔ ۲۹۰ روپیہ دے کر مگر ۳۹۰ روپیہ لکھا کر اس لئے خریدا تھا۔ کہ وہاں اپنا اڈا قائم کر سکیں۔ اس زمین کے متعلق حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے بذریعہ شیخ غلام حسن صاحب مختار حق شفع کا دعوےٰ دائر کیا گیا۔ جو قریباً ایک سال تک چلتا رہا۔ آخر ۱۸ فروری کو مدعا علیہ کے وکیل نے کہدیا۔ کہ اصل رقم ۲۹۰ روپیہ دے دیئے جائیں۔ تو اس کا موکل زمین سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہے۔ اس پر عدالت سب جج صاحب گورداسپور نے ڈگری اراضی مذکور بہ ادائگی مبلغ دو سو نوے روپیہ اصل زر بمعہ خرچہ مدعی برخلاف مدعا علیہ صادر کر دی ہے۔

اردو زود نویس کی ضرورت

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء جس کے اجلاس [illegible] ۱۱۔۱۲۔۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہونگے۔ اسکی روداد قلمبند کرنے کے لئے ایک اردو زود نویس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست اردو شارٹ ہینڈ سیکھے ہوئے ہوں۔ تو بہتر ہوگا۔ اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

نوشہرہ ککے زئیاں میں تبلیغی جلسہ

نارووال کے جلسہ کے بعد جو ۲۹ فروری و یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ ۲۔۳ مارچ کو نوشہرہ ککے زئیاں میں جلسہ ہوگا۔ احباب اس میں شریک ہو کر جلسہ کو بارونق بنائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اے کہ ہے فی الحال فخرِ دشمنانِ اہلِ درد
اے کہ جس سے شاد ہیں خصمانِ جانِ اہلِ درد

اے مجسم کبر و نخوت اے سراپا بغض و کیں!
اے ستم ایجاد اے ایذا رسانِ اہلِ درد

اے تعصب کیش اے انصاف دشمن ظلم دوست
اے جفا جو اے عدوئے بد زبانِ اہلِ درد

اے کہ بدبینی و بدگوئی میں ہے مشتاق و طاق
اے کہ ہے غارت گرِ امن و امانِ اہلِ درد

دیدہ و دانستہ یہ تحسینِ قولِ ناصواب
یہ زباں آرائی بہرِ کسرِ شانِ اہلِ درد

حیف یہ تائید و تصدیقِ دروغِ بے فروغ!
حیف یہ تکذیب و تردیدِ بیانِ اہلِ درد

آہ یہ حق پوشیاں یہ تیری ناحق کوشیاں
آہ یہ سرگوشیاں بہرِ زیانِ اہلِ درد

حیف یہ تعریف و توصیفِ جفائے اہلِ جور
حیف یہ مدح و ثنائے دشمنانِ اہلِ درد

آہ یہ شوقِ دل آزاری یہ خوئے ظلم آہ
آہ یہ کوشش پئے تکلیفِ جانِ اہلِ درد

یہ ستم آرائیاں یہ افترا پردازیاں
اس قدر توہین یہ تحقیرِ شانِ اہلِ درد

دل جگر ہیں ٹکڑے ٹکڑے تیری تیغِ جور سے
ہے گواہ حالِ چشمِ خوں چکانِ اہلِ درد

تیرے فقرے دل شکن تیرے نتائج جاں خراش
تو نے ظالم مسخ کر دی داستانِ اہلِ درد

تیر ہائے طنز بے جا نے جگر چھلنی کیا
ہر طرف ہے شورِ فریاد و فغانِ اہلِ درد

جوشِ غم سینے میں لب پر نالہائے جاں گداز
ایک ہنگامہ بپا ہے درمیانِ اہلِ درد

چشم گریاں سینہ بریاں رنگ زرد و آہ سرد
یہ ثبوتِ اہلِ غم ہے یہ نشانِ اہلِ درد

بے محابا ہنسنے والے یہ ہنسی اچھی نہیں
آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہے فغانِ اہلِ درد

یہ رعونت کس لئے تو اس قدر مغرور کیوں
تیرے بس میں جب نہیں نفع و زیانِ اہلِ درد

وہ ہیں خود ہی صفحۂ دنیا پر اک حرفِ غلط
جو یہ کہتے ہیں مٹا دیں گے نشانِ اہلِ درد

رنگ لائیں گی بالآخر تیری دل آزاریاں
کہہ رہے ہیں اشکِ چشمِ خوں فشانِ اہلِ درد

ماہیٔ بے آب ہیں لاکھوں دلِ زار و نزار
ہوشیار اے دشمنِ تاب و توانِ اہلِ درد

دل سے نکلے جو دعا خالی نہیں جاتی کبھی
ہے قیامت زا یہ تیرِ بے کمانِ اہلِ درد

اے ستم گر آہِ مظلوماں سے لازم تھا حذر
تیر جاتی ہے جگر میں یہ سنانِ اہلِ درد

ہو تو کیونکر ہو بیانِ شدتِ اندوہ و غم
دل ہے قبضہ میں نہ قابو میں زبانِ اہلِ درد

پتلیاں پتھرا گئیں کب تک کہاں تک انتظار
تو کدھر ہے اے خدائے مہربانِ اہلِ درد

عرش تک پہنچا ہے شورِ نالہائے نیم شب
صبر اے مختار صبر اے ترجمانِ اہلِ درد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر انتظامات جلسہ سالانہ کے اختتام پر

منتظمین جلسہ سالانہ کو ہدایات اور کارکنان کا شکریہ

جلسہ سالانہ کے خاص انتظامات کے اختتام پر جناب میر محمد اسحاق صاحب افسر جلسہ سالانہ کے زیر انتظام تمام کارکنان جلسہ کا جو اجتماع ہوا تھا۔ اور جس میں تمام شعبہ جات کے انچارج صاحبان نے اپنے اپنے کام کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ پیش کی۔ اس میں سب رپورٹیں سننے کے بعد حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔ (ایڈیٹر)

ہمارے ملک کے لوگوں کی کوتاہیوں میں سے ایک

بہت بڑی کوتاہی

یہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں کسی چیز کا کوئی معیار مقرر نہیں۔ کوئی چیز کسی جگہ سے طلب کی جائے ایک دفعہ تو اچھی مل جائے گی لیکن دوسری دفعہ اسی قسم کی نہیں مل سکے گی۔ ایک ہی دوکان سے دو دفعہ سودا خریدیں۔ تو وہ کبھی ایک جیسا نہیں ملے گا۔ بلکہ کبھی کسی قسم کا ہوگا۔ اور کبھی کسی قسم کا کوئی معیار کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ملک کی چیزوں کی قیمت بہت کم پڑتی ہے۔ کیونکہ تاجر کہتے ہیں۔ یہاں سے جو چیز آئے گی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ وہ معیار کے مطابق ہوگی۔ یا نہیں۔ اس کے مقابلہ میں

دیگر ممالک کی اشیاء

لوگ مقررہ قیمت پر لینے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کی اشیاء مقررہ قیمتوں پر لینے کے لئے تیار نہیں ہوتے ؛۔

آج اس جلسہ کے موقعہ پر یہ

نئی بات

معلوم ہوئی ہے۔ کہ ہمارے ملک کی گھڑیاں بھی غیر معیاری ہیں۔ چنانچہ پروگرام میں تو یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ ناظم اصحاب پانچ پانچ منٹ رپورٹ سنانے کے لئے لیں گے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک کا وقت دو منٹ سے لے کر پندرہ سولہ منٹ تک پھیلتا چلا گیا۔ یعنی کہیں تو سکڑ گیا ہے۔ اور کہیں پھیل گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایسے موقعہ پر یا تو جیسے مختلف مجالس میں قاعدہ ہوتا ہے

صفحے مقرر کردیئے جائیں

اور کہہ دیا جائے کہ ہر شخص مضمون کے اتنے صفحے پڑھ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ یا پھر پروگرام میں یہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ کہ ہر شخص پانچ منٹ لے گا۔ کیونکہ میری طرف سے ایسی کوئی شرط نہ تھی۔ کہ ہر شخص ضرور پانچ منٹ ہی لے اس سے زیادہ نہ لے ؛۔

پس یا تو یہ لکھا نہ جاتا۔ یا کوئی معیار مقرر کردیا جاتا۔ کیونکہ ہر شخص یہ نہیں جانتا۔ کہ پانچ منٹ میں کتنا مضمون بیان ہوسکتا ہے۔ یہ

غیر معیاری وقت

بھی ایسا امر ہے۔ جو بعض لوگوں کی طبائع پر گراں گزرتا ہے۔ کیونکہ جس چیز کی انسان امید نہ رکھتا ہو۔ جب وہ وقوع میں آئے۔ تو طبیعت میں بے چینی پیدا ہوتی ہے ؛۔

آواز تو میری بھی آج بیٹھی ہوئی ہے۔ مگر بعض دوست شائد اس امید میں ہوں۔ کہ پروگرام اب شروع ہوگا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ پروگرام شروع ہوکر ختم بھی ہوگیا ہے۔ گو

تمام تقریریں سٹیج پر ہی رہ گئی ہیں

اور لوگوں کے کانوں تک نہیں پہونچیں۔ مگر بہر حال پروگرام ختم ہوچکا ہے ؛۔

جو رپورٹیں اس وقت پڑھی گئی ہیں اُن میں سے بعض کے متعلق میں نے کچھ باتیں نوٹ کی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کے مطابق ہمارے کارکن کام کرنے کی کوشش کریں گے ؛۔

رپورٹیں سنکر ایک خیال مجھے یہ پیدا ہوا ہے۔ گو یہ خیال پہلے بھی میرے دل میں پیدا ہوتا رہا ہے۔ مگر اب رپورٹیں سن کر خصوصیت سے خیال آیا ہے۔ کہ ایام

جلسہ سالانہ پر کھانا کھانے والوں کا مجموعی لحاظ سے بھی ٹوٹل ہونا چاہیئے

اور گزشتہ سال سے اس ٹوٹل کا مقابلہ کرنا چاہیئے مثلاً اب تک یہ طریق ہے۔ کہ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ستائیس کی شام کو اتنے لوگوں نے کھانا کھایا۔ اور سال ماسبق میں ستائیس کی شام کو کھانا کھانے والوں کی تعداد اتنی تھی۔ یہ طریق بھی اچھا ہے۔ اور اسے جاری رکھنا چاہیئے۔ لیکن رپورٹ میں اس امر کا

خصوصیت سے ذکر

ہونا چاہیئے۔ کہ مثلاً ۲۲ر دسمبر سے ۳۰ دسمبر تک یا جو تاریخیں مناسب سمجھی جائیں۔ اُن تاریخوں میں کل کھانا کھانے والوں کی تعداد اس قدر تھی۔ اور گزشتہ سال اتنی تھی۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ مجموعی لحاظ سے بھی گزشتہ سال سے مقابلہ ہوجائے گا اور آنے والوں کے متعلق صحیح طور پر یہ اندازہ لگایا جاسکے گا۔ کہ ان کی گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں کیا نسبت تھی۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ ایک وقت یا ایک دن کے ٹوٹل میں گزشتہ سال کے اسی وقت یا اسی دن کے ٹوٹل کے مقابلہ میں کمی ہو۔ لیکن اگر سارے ایام کو ملا کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے والوں میں کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادتی ہوئی ہے۔ اور چونکہ اس طریق سے کام نہ لینے کے نتیجہ میں

اندازہ میں غلطی

ہوسکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آئندہ اس لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ پر تمام کھانا کھانے والوں کا ٹوٹل کیا جائے۔ پھر اس سے یہ بھی پتہ لگتا رہے گا۔ کہ قادیان میں زیادہ دیر رہنے کی دوستوں کو عادت ہے۔ یا جلدی چلے جانے کی۔ پس اس تجویز پر عمل کرنے سے کئی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ ممکن ہے۔ ایک دن کھانا کھانے والوں کی تعداد بائیس ہزار ہو۔ اور دوسرے دن صبح کے وقت پندرہ ہزار اور شام کو دس ہزار رہ جائے اور چونکہ آدمیوں کی تعداد اُن کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے یا واپس چلے جانے کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے اس لئے صرف ایک دن کا گزشتہ سال کے ایک دن سے مقابلہ کرلینے سے تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ

کمی اور زیادتی کا صحیح علم

ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے ایک سال کسی ایک دن لوگوں کی خاصی تعداد واپس چلی گئی ہو۔ لیکن دوسرے سال اسی دن لوگ موجود رہے ہوں۔ اور چونکہ اس طرح کھانے کی پرچیوں سے اندازہ لگانے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے شروع سے لے کر آخر تک تمام کھانا کھانے والوں کا ٹوٹل کیا جائے۔ اور

گذشتہ سالوں سے

اس کا موازنہ کیا جائے۔ تا صحیح اندازے کا علم ہوتا رہے۔ پھر اس سے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ فائدہ بھی ہوگا۔ کہ دوستوں کے قادیان میں زیادہ یا کم ٹھہرنے کے متعلق ہم اندازہ لگا سکیں گے۔

سٹور روم

کے متعلق مدتوں سے تحریک ہو رہی ہے۔ لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ پہلے وقتوں میں جب اس تجویز پر غور کیا جاتا۔ تو عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ چیزوں کا سٹور کرنا ہمارے لئے مضر ہوگا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمارے لئے چیزوں کا سٹور کرنا مضر ہے یا نہیں۔ لیکن جب مشورہ لیا جاتا۔ تو بالعموم کہا جاتا۔ کہ ہم چیزوں کی حفاظت نہیں کر سکیں گے۔ اور اقتصادی طور پر ہمیں نقصان ہوگا۔ کیونکہ چیزوں کا کچھ حصہ ضائع ہو جائے گا۔ کچھ مسریاں کھا جائیں گی کچھ چوہے خراب کر دیں گے۔ اور اس طرح ہمارا سٹاک ضائع ہو جائے گا۔ لیکن میرے نزدیک اگر

ماہرین فن سے اس کے متعلق بالاستقلال مشورہ کر لیا جائے

تو مفید ہوگا۔ کیونکہ پہلے مختلف امور کے ساتھ یہ امر زیر بحث رہا ہے۔ لیکن اگر اسے ایک مستقل مضمون کی صورت میں اپنے سامنے رکھ کر دوسرے لوگوں سے جو غلہ وغیرہ کے تاجر ہیں۔ مشورہ کر لیا جائے۔ اور ان کے مشورہ کے بعد سٹور روم بنا لیا جائے۔ تو جس طرح دوسری چیزوں میں

خرچ کی کفایت

ہمارے مدنظر رہتی ہے۔ اس طرح اگر اس خرچ میں بھی کمی آ جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ ہمارے لئے فائدہ کا موجب ہوگا۔

عورتوں کے جلسہ کے متعلق

ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ نے شکایت کی ہے۔ کہ ان کے جلسہ میں بہت شور تھا۔ اور انہوں نے کسی تقریر کو سکون کے ساتھ نہیں سنا۔ لیکن میرے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عورتوں میں تقریر کرنے والے عام طور پر

اونچی آواز والے

مقرر نہیں کئے جاتے۔ دوسرے ان کا پروگرام کبھی بھی صحیح طریق پر نہیں بنایا جاتا۔ اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود اس کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے اس سال عورتوں کے جلسہ کے لئے جو پروگرام مقرر تھا۔ اس میں تقریروں کے لئے جو عنوان رکھے گئے تھے ان میں سے اسی فیصدی ایسے تھے۔ جو قطعاً نامناسب تھے۔ پھر وہ

عنوان

اس قدر مشکل تھے۔ کہ ایک عام آدمی کے لئے فارسی کا سمجھنا آسان ہے۔ لیکن ان عنوانوں کی اردو وہ نہیں سمجھ سکتا۔ دو عنوانوں کے متعلق تو میں نے بھی معذوری ظاہر کر کے ناظر صاحب دعوت وتبلیغ سے دریافت کیا تھا۔ کہ ان کا کیا مطلب ہے۔ اور جب میرے ذہن میں ان کا کوئی مفہوم نہیں آ سکتا تھا۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ عورتوں کے ذہن میں ان عنوانوں کے متعلق تقریریں سن کر کیا آیا ہوگا۔ پھر یہ بھی مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ کہ تقریر کرنے والا عورتوں میں تقریر کرنے کے مناسب بھی ہے۔ یا نہیں اس کے علاوہ

ایک بڑا نقص

یہ ہے۔ کہ مروجہ طریق کے مطابق یونہی لکھ دیا جاتا ہے۔ فلاں کی تقریر ایک گھنٹہ ہوگی۔ حالانکہ تقریر کرنے والی ایک لڑکی ہوتی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ پندرہ منٹ تقریر کرنے کے بعد بیٹھ جاتی ہے۔ اور ۴۵ منٹ عورتوں کو شور مچانے کے لئے دے دیئے جاتے ہیں۔ اگر مردوں میں بھی ایک شخص کی تقریر کے بعد

۴۵ منٹ کا وقفہ

دے دیا جائے۔ اور وہاں شور نہ ہو۔ تو پھر عورتوں پر الزام عائد ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر وہاں بھی شور ہو۔ تو معلوم ہوگا کہ اصل نقص پروگرام میں ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ

عورتوں کے جلسہ کا پروگرام

نہایت ہی بے توجہی سے بنایا جاتا ہے۔ نہایت بے پروائی سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں کسی مصلحت کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اور نہ کسی اصل کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک اس کی بہت بڑی ذمہ واری ناظر صاحب دعوت وتبلیغ پر ہے۔ اگر وہ اس ذمہ واری کو سمجھیں۔ تو آدھے نقص فوراً دور ہو سکتے ہیں۔ پھر تقریر کرنے والی عورتوں کی آوازیں بھی اتنی اونچی نہیں ہوتیں۔ کہ سب عورتیں بخوبی سن سکیں۔ ایک

سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ہیں۔ وہ نہایت اخلاص اور استقلال سے کام کرنے والی خاتون ہیں۔ ان میں تنظیم کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔ چونکہ ان کی آواز اونچی ہے۔ اس لئے زنانہ جلسہ گاہ میں جب شور زیادہ ہو۔ تو وہ تقریر کرنے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور فوراً شور بند ہو جاتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ

عورتوں میں شور اس لئے ہوتا ہے کہ ان تک آواز نہیں پہونچتی

اس لئے آئندہ زنانہ جلسہ گاہ کے افسر تقریر کرنے والی لڑکیوں کی آوازوں کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ میں متواتر دس بارہ سال سے کہتا چلا آ رہا ہوں۔ کہ

لڑکوں اور لڑکیوں کی آوازیں اونچی ہونی چاہئیں

اور اگر وہ کوشش کریں۔ تو ان کی آوازیں اونچی ہوسکتی ہیں۔ فوجوں میں اونچی آواز کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ پچاس گز سے شروع کر کے کئی گز تک لے جاتے۔ اور بلند آواز سے بولنا سکھاتے ہیں۔ سکھوں کو دیکھ لو۔ وہ

ست سری اکال کا نعرہ

لگانے کے چونکہ عرصہ سے عادی ہیں۔ اس لئے ان کا سو ڈیڑھ سو آدمی بھی جب ست سری اکال کا نعرہ لگاتا ہے۔ تو ہمارے جلسہ سالانہ کے ہزاروں آدمیوں کے نعرہ تکبیر سے ان کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ حدیثوں سے

نعرۂ تکبیر

کا پتہ ملتا ہے۔ چنانچہ احزاب کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعرہ لگایا۔ اور باقی صحابہ نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ بہرحال نعرۂ تکبیر کا احادیث سے نشان ملتا ہے۔ اور یہ نعرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ اسے جائز

حدود کے اندر

رکھا جائے۔ پھر جہادوں کے متعلق بھی آتا ہے کہ اس موقعہ پر ایک دوسرے کو دیکھ کر صحابہ بلند آواز سے تکبیر وتسبیح کہتے۔ پس نعرۂ تکبیر جائز ہے۔ لیکن ہمارے ہاں جو نعرے لگائے جاتے ہیں۔ انہیں سن کر طبیعت میں ایک انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا نعرہ تکبیر ہمارے جسموں کی کمزوری اور ہمارے دماغوں کی

کمزوری پر دلالت

کرتا ہے۔ اور بعض لوگ تو جب نعرہ لگاتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ رو پڑے ہیں اس وقت جو یہاں نعرہ لگایا گیا ہے۔ چونکہ اس کے لگانے میں زیادہ تر طالب علم شامل ہیں۔ اس لئے اس کی آواز اچھی اونچی تھی۔ لیکن اگر آواز اور زیادہ اونچی کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو اپنی تعداد کی نسبت سے کئی گنے زیادہ نعرہ کی آواز بلند پیدا کی جاسکتی ہے۔

پس آوازیں اونچی کی جاسکتی ہیں۔ اگر

آوازوں کے اونچا کرنے کی طرف توجہ

کی جائے۔ میں نے ہمیشہ مدرسوں کے افسروں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں۔ زنانہ مدرسہ کے جو افسر ہیں۔ انہیں بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لڑکیوں کی آوازوں کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری لڑکیوں

کی آوازیں بہت دھیمی ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے عورتیں ان کی تقریر کو نہیں سُن سکتیں اور اس وجہ سے شور پڑ جاتا ہے۔ اور یا پھر اس کے ازالہ کا یہ طریق ہے۔ کہ

آلۂ نشر الصوت لگا دیا جائے

اس سے ان لڑکیوں کی آوازیں بھی تمام عورتوں تک پہنچ جائیں گی۔ جو بہت دھیمی بولتی ہیں۔ لیکن مقدم بات یہ ہے۔ کہ عورتوں کا پروگرام کسی معقول اصل پر ہونا چاہیئے۔ لڑکیوں کو وقت اتنا دیا جائے جتنا وُہ بولنا چاہتی ہوں۔ اور ان لڑکیوں کو وقت دیا جائے۔ جو بول سکتی ہوں۔ پھر لڑکیوں اور عورتوں کی آوازیں اونچی کرنے کی طرف توجہ کی جائے۔

لجنہ اماءاللہ

بھی اس سلسلہ میں کام کر سکتی ہے۔ اور میں اسے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ یہ کام کرے۔ اسی طرح مدرسوں کے افسر طالب علموں کی آواز کو اونچا کرنے کی کوشش کریں یا پھر دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ آلۂ نشر الصوت لگا دیا جائے۔ لیکن میرے نزدیک آلۂ نشر الصوت چونکہ ہر جگہ نہیں لے جایا جا سکتا اس لئے آوازیں اونچی کرنا بہرحال ضروری ہے۔ اور بالکل ممکن ہے۔ اگر اس طرف توجہ کی جائے۔ تو آلۂ نشر الصوت لگانے کی ضرورت ہی نہ پیش آئے۔

دعوت و تبلیغ کے ناظر صاحب نے اس بات پر بہت خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ کہ

نیشنل لیگ کی والنٹیئرز کور

نے جلسہ سالانہ کے ایام میں بہت اچھا کام کیا میں انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر کور نے اچھا کام کیا ہے۔ اور واقعہ میں اچھا کام کیا ہے تو بہت سے مبلغ جو آج کل یہاں فارغ بیٹھے ہیں۔ انہیں کور کے افسروں کے ماتحت رکھ دیا جائے۔ اور ان کی ٹریننگ کی جائے۔ تاکہ باہر جا کر وُہ

مختلف مقامات کی کوروں کی نگرانی

کر سکیں۔ مبلغ سرکاری ملازم نہیں۔ کہ وُہ نیشنل لیگ کی کور میں شامل نہ ہو سکتے ہوں اور اگر وُہ شامل نہ ہوں۔ تو اس کے صرف یہ معنے ہونگے۔ کہ وُہ

قومی کاموں میں دلچسپی

نہیں لیتے۔ اگر مبلغ خود بخود کور میں شامل نہ ہوں۔ تو انہیں کچھ سمجھ کر تھوڑا سا ان پر جبر کر لیا جائے۔ اور انہیں ٹریننگ دینے کے لئے کور میں شامل کیا جائے۔ کور کے افسروں کا فرض ہے۔ کہ وُہ باقاعدہ انہیں کام سکھلائیں۔ یہاں تک کہ ان میں یہ رُوح پیدا ہو جائے۔ کہ وُہ استقلال۔ پھرتی۔ اور جلدی سے کام کر سکیں۔ اور باہر کی کوروں کی نگرانی کر سکیں ::

رپورٹ میں

جلسہ سالانہ کی کارروائی کی اشاعت

کے کام کی بھی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے میں چونکہ اخبارات کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ صرف "سٹیٹسمین" نے ہمارے جلسہ کی کارروائی کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی اخبار نے ذکر نہیں کیا۔ پس میں نہیں سمجھ سکتا۔ اس سلسلہ میں کونسا خاص کارنامہ سرانجام دیا گیا ہے اس کے مقابلہ میں

غیر مبائعین کے جلسہ کی رپورٹیں

اخبارات میں ہمیشہ شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ ڈھائی بوٹیاں تے فتو باغبان وہی حالت ان کی ہے۔ مگر ان کے جلسہ کے حالات تو اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے جلسہ کی کارروائی جس میں اتنی کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ سوائے "سٹیٹسمین" کے اور کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئی۔ اور جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ اس میں بھی صرف پروگرام چھپا ہے۔ جلسہ کی کارروائی نہیں چھپی۔ اور اگر کچھ کارروائی شائع بھی ہوئی ہو۔ تو وُہ ہمارے منتظمین کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ "سٹیٹسمین" نے خود اپنا نمائندہ جلسہ سالانہ کی کارروائی معلوم کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ بہرحال وُہ کام اگر کچھ ہُوا بھی ہو۔ تو

منتظمین جلسہ یا نظارت دعوۃ و تبلیغ

کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ "سٹیٹسمین" نے خود اپنے پنجاب کے نمائندہ کو لکھا۔ قادیان میں اپنی طرف سے نمائندہ مقرر کرایا تھا۔ پس اس کے کام سے ہمارے منتظم فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور نہ اسے اپنی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔ اس امر کی طرف بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس دفعہ

جلسہ سالانہ کے متعلق رپورٹیں

مجھے بہت بے قاعدہ ملیں۔ ایک دن تو ایک بجے رات تک میں بیٹھا رہا۔ اور رپورٹوں کا انتظار کرتا رہا۔ دُوسرے دن رپورٹ طلب کی گئی۔ تو معلوم ہُوا کہ دفتر بند ہو چکے ہیں۔ اور کارکُن چھٹی کر گئے ہیں میں نے کہا۔ انہیں جگاؤ۔ اور اُن سے رپورٹ مانگو چنانچہ انہیں جگایا گیا۔ اور ان سے رپورٹ لی گئی۔ میں امید کرتا ہوں۔ آئندہ کارکن زیادہ ہوشیاری کے ساتھ مجھے رپورٹیں بھجوائیں گے۔ یہ رپورٹ ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ میں اسی سے باقی کاموں کا اندازہ کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر مجھے یہ معلوم ہو۔ کہ مجھ تک رپورٹ پہنچانے میں بھی سستی سے کام لیا گیا ہے۔ تو میرا حق ہے۔ کہ میں یہ خیال کروں۔ باقی کاموں میں کارکنوں نے بہت زیادہ سستی دکھائی ہے

گورداسپور کی جماعت کے متعلق شکوہ

کیا گیا ہے۔ کہ اس کی تعداد کے مطابق جگہ اور آدمی مقرر نہیں کئے جاتے میرا اکیس سالہ تجربہ یہ ہے کہ گورداسپور کی جماعتوں کو جو شکائتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم فرض کر لیتے ہیں۔ کہ گورداسپور کے ضلع کی جماعتوں سے بھینی اور ننگل کی جماعتیں مراد ہیں۔ اور یہ خیال نہیں آتا کہ ان جماعتوں میں سے بھی کئی جماعتیں پندرہ پندرہ۔ بیس بیس میل کے فاصلہ پر رہتی ہیں اور ان کو بھی قادیان آنے کا اتنا ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ جتنا امرتسر اور لاہور کی جماعتوں کو۔ بلکہ امرتسر اور لاہور کی بعض جماعتیں گورداسپور کی بعض جماعتوں سے زیادہ قریب ہیں۔ مگر فرض کر لیا جاتا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کی جماعتیں چونکہ ہمارے قریب ہیں۔ اس لئے ان کا یہاں آنا کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کی وجہ سے ہمیں

خاص اہتمام کی ضرورت

ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں سست ہو جاتی ہیں۔ اور احمدیت سے ان کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ موضع ننگل میں سینکڑوں کی جماعت تھی۔

ایک دفعہ میں نے فوج میں داخل ہونے کی تحریک کی تو اس جماعت نے ستر رنگروٹ دیئے۔ جو جماعت ستر رنگروٹ دے سکتی ہے اس کے متعلق اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ کتنی بڑی جماعت ہوگی۔ میرا اندازہ ہے۔ کہ وُہ جماعت چھ سات سو سے کم نہ تھی۔ لیکن اب وُہ جماعت بالکل مُردہ ہے۔ اور صرف تیس چالیس ایسے آدمی ہیں۔ جو

حقیقی معنوں میں احمدی

کہلا سکتے ہیں۔ باقی یا تو مرتد ہو گئے۔ یا آہستہ آہستہ احمدیت کی تعلیم ان کے دلوں سے نکل گئی۔ یہ نتیجہ اسی بات کا تھا۔ کہ ان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہ کی گئی۔ جس کی وجہ سے ہوتے ہوتے ان میں اس قدر بیدلی پیدا ہو گئی۔ کہ وُہ احمدیت سے دُور چلے گئے ::

اب ضلع گورداسپور کے احمدیوں کی ہم نے مردم شماری کرائی ہے۔ اور گو وُہ مکمل مردم شماری نہیں۔ بلکہ اس میں بعض نقائص رہ گئے ہیں۔ لیکن اس مردم شماری کے رُو سے

ضلع گورداسپور میں پندرہ ہزار احمدی

ہیں۔ گورنمنٹ کی مردم شماری کے رُو سے ۷ ہزار احمدی ہیں۔ اور میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کے احمدی بیس پچیس ہزار سے کسی طرح کم نہیں۔ بشرطیکہ صحیح طریق پر مردم شماری کی جائے۔ اور اگر ضلع گورداسپور میں پندرہ بیس ہزار احمدی ہوں۔ اور ہم اُن میں صحیح رُوح پیدا کریں۔ تو میرے نزدیک بوجہ قریب ہونے کے ان میں سے پانچ چھ ہزار مہمانوں کی آمد کا ہمیں اندازہ رکھنا چاہیئے۔ اگر وُہ اس تعداد سے کم آتے ہیں تو یہ یا تو ان کی سستی کا نتیجہ ہوگا۔ یا اس بات کا ثبوت۔ کہ ہم ان جماعتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے ::

میرے نزدیک ضلع گورداسپور کی جماعتیں نہایت ہی اہم ہیں۔ اور اگر ہم ان کو مضبوط کریں اور ان جماعتوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ تو علاوہ مذہبی فوقیت کے ہمیں

سیاسی اور اقتصادی فوقیت

بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ہماری آواز اتنی طاقت پکڑ لیتی ہے۔ کہ حکومت اور ملک اس آواز کو کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں بہت زیادہ ہے۔ مگر چونکہ وہ پھیلی ہوئی ہے اس لئے اس کی آواز کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر ایک ضلع تو الگ رہا ہم ایک تحصیل میں بھی اکثریت حاصل کر لیں۔ تو ہمارے متعلق سب کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ان کے ساتھ سلوک بے پروائی سے نہیں کیا جا سکتا۔ پس میرے نزدیک ضلع گورداسپور کی جماعتیں خاص توجہ چاہتی ہیں۔ اگر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ تو جہاں

تبلیغ میں سہولت

ہو سکتی ہے۔ وہاں امید ہے آئندہ اچھا سلوک ہونے کے نتیجہ میں وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شریک ہوں ؛

مکانات کی دقت کے متعلق قاضی صاحب (قاضی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظم بیرون قصبہ) نے جو تجویز پیش کی ہے۔ میرے نزدیک اس پر غور کر لینا مفید ہوگا۔ دراصل بہت سے لوگ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے منتظمین کے پاس مکانات کافی ہوں گے۔ اور ہمیں اپنے مکان دینے کی ضرورت نہیں اگر جبر تو نہ ہو۔ لیکن

نیم جبری طریق

ہو۔ جس میں لوگوں کو محسوس نہ ہو۔ کہ جبر ہو رہا ہے۔ اور محلہ والوں میں سے ہر ایک سے کہا جائے۔ کہ اپنے مکانات کا کچھ حصہ دو۔ اور ان کے پیچھے پڑ کر اور اصرار کر کے مکانات لئے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ مکانات کافی تعداد میں مل سکتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ

اخلاص کی روح

جماعت میں قائم رہے گی۔ ورنہ آہستہ آہستہ یہ روح مر جاتی ہے۔ بیرون قصبہ کے انتظام خوراک میں جو دقت پیش آتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ باہر کے محلے نہایت وسیع ہو گئے ہیں۔ بلکہ اندر کا حصہ اتنا وسیع نہیں۔ جتنا باہر کا حصہ وسیع ہے۔ لیکن انتظامات کو وسیع نہیں کیا گیا۔ میرے نزدیک آئندہ اس کے

نظام میں تبدیلی ہونی چاہیئے

اور کارکنوں کی مجلس جو انتظامات جلسہ سالانہ کے متعلق غور کیا کرتی ہے۔ اسے اس امر پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک اگر دارالرحمت اور دارالعلوم کو الگ اور دارالفضل اور دارالبرکات کو الگ کر دیا جائے۔ اور دارالفضل کے مشرقی یا دارالبرکات کے مغربی حصہ میں نیا باورچیخانہ بنا دیا جائے۔ تو بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ ایک طرف دارالرحمت اور دارالعلوم کا انتظام عمدگی سے ہو سکے گا۔ اور دوسری طرف دارالفضل اور دارالبرکات کا انتظام اچھا ہو جائے گا۔ ممکن ہے اس میں بعض دقتیں بھی پیش آئیں۔ چنانچہ ہو سکتا ہے۔ نیا انتظام کرنے میں

تجربہ کار کارکن

میسر نہ آئیں۔ لیکن یہ کوئی ایسی روک نہیں۔ جس سے یہ کام نہ ہو سکے۔ تجربہ کار کارکن دوسرے محلوں سے بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ اور پھر محلہ والے ایک دو سال کی مشق کے بعد اتنا تجربہ حاصل کر لیں گے۔ کہ اپنے انتظام کو وہ خود چلا لیں گے۔ میرا

اپنا تجربہ

یہ ہے۔ کہ ہمارے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام کرنے کی اتنی مشق ہو گئی ہے۔ کہ پہلے جن کاموں میں وہ گھبراہٹ محسوس کیا کرتے تھے۔ اب ان کاموں کے کرنے سے نہیں گھبراتے۔ اسی طرح محلوں کا الگ الگ انتظام ہونے کی وجہ سے ممکن ہے ابتدا میں کچھ نقائص واقعہ ہوں۔ لیکن تجربہ ہو جانے کی وجہ سے یہ کام سہولت سے ہونے لگیگا۔ منتظمین جلسہ سالانہ کو اگر

مکانوں کے حصول میں دقت

ہو۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ مختلف مقامات پر زمینیں خریدیں۔ اور وہاں بیرکس تیار کریں۔ یہ عمارتیں نہایت سستی بنائی جا سکتی ہیں۔ گورنمنٹ ہمیشہ

فوجیوں کے لئے بیرکس

بنایا کرتی ہے۔ اگر دارالرحمت اور دارالفضل میں اس قسم کی بیرکس بنا دی جائیں۔ تو گو ہر سال ان پر کچھ نہ کچھ خرچ کرنا پڑے گا۔ مثلاً ممکن ہے۔ دو ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہو جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اس طرح خرچ میں بہت کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ وہ مہمان جو گھروں میں ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی کام کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر بیرکس بنا دی جائیں۔ تو تھوڑے سے آدمی ایک جگہ سب مہمانوں کو کھلا پلا سکتے ہیں۔ میرا مدت سے خیال ہے۔ کہ ہمیں جلسہ سالانہ کے لئے بیرکس بنانی چاہئیں۔ اس صورت میں کام کا بوجھ بھی کم ہو جائے گا۔ اور اخراجات میں بھی ضرور تخفیف ہو جائے گی ؛

نانبائیوں کے متعلق اور پانی کی دقت کے متعلق

یہ بہتر تجویز ہوگی۔ کہ جلسہ سالانہ سے چار پانچ مہینے پہلے اعلان کر کے باہر سے احمدی نانبائی اور سقے بلوا لئے جائیں۔ اور اگر کوشش کی جائے تو میں سمجھتا ہوں ہمیں اپنی جماعت سے ہی اتنے نانبائی مل سکتے ہیں۔ جو کام چلانے کے لئے کافی ہوں۔ اور جب اپنے آدمی مل سکتے ہوں تو کوئی وجہ نہیں انہیں فائدہ سے محروم رکھا جائے۔ میرے نزدیک اگر اچھی طرح کوشش کی جائے تو ہمیں اتنے نانبائی مل سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے نصف تو

جلسہ سالانہ کا کام

کریں۔ اور نصف تقریریں سن لیں۔ اور پھر دوسرے وقت میں تقریریں سننے والے کام پر لگ جائیں اور دوسرے تقریریں سن لیں۔ اس طرح آدھے وقت میں ایک پارٹی اور آدھے وقت میں دوسری پارٹی تقریریں سن سکتی ہے۔ صرف جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نانبائیوں کا آنا اور پھر جلسہ میں ان کا شامل نہ ہو سکنا ایسا بوجھ ہے۔ جسے طبائع برداشت نہیں کر سکتیں۔ اور اگر احمدی نانبائی کم ہوں۔ اور وہ

اپنے ساتھ غیر احمدی رشتہ داروں کو لے آئیں

اور اس کی انہیں تحریک کی جائے۔ تو ممکن ہے ضرورت سے بہت زیادہ نانبائی ہمیں میسر آ جائیں اس صورت میں یہ انتظام ہو سکتا ہے۔ کہ ایک پارٹی ایک وقت کام کرے۔ اور دوسری پارٹی دوسرے وقت اور فارغ اوقات میں وہ جلسہ سالانہ کی تقریریں سن لیں۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے شوق کی وجہ سے

احمدی نانبائی آنریری طور پر بھی کام

کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہم اس طریق کو اختیار کر لیں تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ دو چار سال میں ہی ہمارا کام مفت ہونے لگے۔ یا اتنی قلیل رقم خرچ ہو جس کا برداشت کرنا بوجھ نہ ہو۔ پھر تبلیغ کا بھی یہ ایک ذریعہ ہے۔ اگر وہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اپنے ساتھ لائیں۔ اور آدھا وقت کام کرنے کے بعد جلسہ سالانہ میں شامل ہو جائیں۔ تو آدھے کام کی انہیں اجرت بھی مل جائے گی۔ اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے ممکن ہے انہیں احمدیت میں داخل ہونے کی بھی توفیق مل جائے۔ اسی طرح

سقوں کا انتظام

بھی کیا جا سکتا ہے۔

ان باتوں کے بعد میں ان تمام دوستوں کا جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدمت کی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ میرا احساس یہ ہے۔ کہ ہمارے دوستوں میں

اب شور کم اور کام زیادہ ہوتا ہے

پہلے ملاقاتوں سے زیادہ بوجھ مجھ پر یہ ہوتا تھا۔ کہ میرے پاس مختلف شکائتیں آتیں اور مجھے ان پر توجہ کرنی پڑتی۔ لیکن اب شکائتوں کا سلسلہ بہت کم ہے۔ ممکن ہے بعض اس فن کے بھی ماہر ہوں کہ شکائتیں کم پہنچنے دیں۔ لیکن میرا ذہنی بوجھ اس طرف سے بہت کم ہو گیا ہے۔ جس سے میں اندازہ لگاتا ہوں۔ اور میرا اندازہ صحیح ہے۔ کہ ہمارے دوستوں کو کام کرنے کی آہستہ آہستہ مشق ہو گئی ہے اور مشق ہو جانے کی وجہ سے وہ گھبراتے نہیں۔ اور گھبرانے کی وجہ سے شور نہیں کرتے۔ اور شور نہ ہونے کی وجہ سے

بے چینی کا ماحول

پیدا نہیں ہوتا۔ بے شک زیادہ کام کرنے میں وُہ اب بھی باہر کے لوگوں کے لئے نمونہ ہیں۔ لیکن اگر اور زیادہ کاموں میں انہماک پیدا کریں۔ تو میں سمجھتا ہُوں۔ لوگوں کے لئے زیادہ اچھا نمونہ بن سکتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے متعلق بھی میں نے دیکھا ہے۔ پہلے اس کے

کاموں میں گھبراہٹ

ہوتی۔ اور شکائت آتی رہتی۔ کہ کام کرنے والی عورتیں چلی جاتی ہیں۔ لیکن اب سوائے پہلے دن کے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور باقاعدہ کام ہوتا رہا ہے۔ بلکہ بعض باتوں میں لجنہ کا کام مردوں کی نسبت زیادہ سمجھ اور عقل کا ہوتا ہے۔ مثلاً گھر میں پہرہ کے متعلق پہلے میں

لجنہ کے کام کی حکمت

نہیں سمجھا تھا۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ یہ عجیب سی بات ہے۔ کہ ایک مرد کا عورتیں پہرہ دیں۔ لیکن انہوں نے بتایا۔ کہ ہماری اس سے یہ غرض ہے۔ کہ اگر کوئی مرد برقعہ پہن کر عورتوں میں آ جائے۔ تو آپ تو اس کا برقعہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن ہم عورتیں اس کا پتہ لگا سکتی ہیں۔ تب میں سمجھا۔ کہ انہوں نے جو کچھ کیا۔ ٹھیک کیا ہے۔ مگر ایک بات میں تو میں نے ان کا انتظام مردوں سے بھی زیادہ اچھا دیکھا جب میں باہر نکلتا ہُوں۔ تو پہرہ دار مجھے اس طرح گھیر لیتے ہیں۔ کہ یہ پتہ نہیں لگتا۔ کوئی آدمی کسی کام کے لئے جا رہا ہے۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی قیدی ہے۔ جسے عدالت سے جیلخانہ میں لے جایا جا رہا ہے۔ لیکن عورتوں میں مجھے یہ محسوس ہی نہیں ہُوا۔ کہ میں کسی پابندی کے نیچے ہوں۔ جو عورتیں پہرہ کے لئے مقرر تھیں۔ وُہ ہمیشہ مجھ سے

بیس تیس قدم کے فاصلہ پر

رہتیں۔ اور ایسی خاموشی سے رہتیں۔ کہ ایک دو دفعہ تو مجھے خیال ہُوا۔ کہ شائد ان کا انتظام ٹوٹ گیا۔ لیکن پھر معلوم ہُوا۔ کہ ایک عورت دُور کھڑی تھی۔ جو

پہرہ کا تمام انتظام

دیکھ رہی تھی۔ یہ اس خوبی کا انتظام تھا۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ مردوں سے بھی اچھا تھا۔ پھر اس میں کسی قسم کی غفلت نہیں تھی۔ بلکہ ہوشیاری اور بیداری تھی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ پھر بھی مردوں میں سے ایک حصہ کا کام بہت اچھا ہو رہا ہے ؛

پس میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ سے آپ لوگوں کے لئے دُعا کرتا ہُوں۔ اور اصل شکر تو خدا تعالےٰ کا ہی ہے۔ کیونکہ جس کسی کو بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔ اسی کے فضل اور رحم سے ملی۔ ہمارے جیسے ہی آدمی ہیں۔ جو مسلمان کہلاتے۔ اور خدمت اسلام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن وقت پر وُہ

کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جاتے ہیں

پس یہ محض اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے خدمت کی توفیق دی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم اپنے مسلمان ہونے کا ہمارے رسول پر احسان نہ جتلاؤ۔ خدا تعالےٰ کا تم پر احسان ہے۔ کہ اس نے تمہیں مسلمان بنایا۔ پس

فرماں برداری کا مادہ پیدا ہونا بھی اللہ تعالےٰ کا احسان ہے

کیونکہ فرمانبرداری ایسا مادہ ہے۔ جو بظاہر فطرت انسانی کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ اور انسان کہتا ہے۔ کہ میں کیوں دُوسرے کی اطاعت کروں۔ پس اگر کام فرمانبرداری سے ہُوئے ہیں۔ تو یہ بھی خدا تعالےٰ کا ہی احسان ہے۔ اور اگر کام اخوت کی وجہ سے ہُوئے ہیں۔ تو اخوت کا پیدا کرنا بھی خدا تعالےٰ کا ہی احسان ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

فاصبحتم بنعمته اخوانا

پس جہاں فرمانبرداری کا ذکر تھا۔ وہاں بتایا۔ کہ فرمانبرداری کا مادہ تمہارے اندر پیدا کرنا ہمارا احسان ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو۔ بلکہ

تعاون کا سوال

ہو۔ تو فرماتا ہے۔ کہ تعاون بھی ہم ہی پیدا کیا کرتے ہیں۔ اگر ہم پیدا نہ کریں۔ تو دُنیا کا کوئی کام نہ ہو۔ یہی دو چیزیں ہیں۔ جن سے کام ہُوا کرتا ہے۔ یا تو تعاون اور اخوت سے کام ہُوا کرتا ہے۔ یا اطاعت سے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ

دونوں چیزیں

انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ صرف اللہ تعالےٰ کے فضل سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس سب سے زیادہ

اللہ تعالےٰ کا شکر

ہے۔ جس نے اپنے فضل سے ہمیں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اگر اس کا فضل شاملِ حال نہ ہوتا۔ تو ہم کوئی کام نہ کر سکتے ؛

آخر میں مَیں کہتا ہوں۔ کہ ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دُعا کریں۔

کام کرنا ہر مومن کا فرض ہے

اور جب کوئی مومن دین کا کام کرتا ہے تو درحقیقت وُہ دُوسرے مومن کے نقطۂ نگاہ سے اُس پر احسان کرتا ہے۔ اور جب دوسرا کام کرتا ہے۔ تو یہ اپنے نقطۂ نگاہ سے اُسے

اپنے اوپر احسان

سمجھتا ہے ؛

پس اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ جب کوئی مومن کام کرے۔ دُوسرے یہ سمجھیں۔ کہ وُہ ہم پر احسان کر رہا ہے۔ اور جب اور کوئی کام کرے۔ تو یہ اپنے لئے اسے احسان سمجھے۔ اور کہے۔ کہ وُہ میرا کام تھا۔ جسے میرے بھائی نے سرانجام دیا۔ اسی طرح

ہمارا فرض

ہے۔ کہ ان بھائیوں کے لئے دُعا کریں جو جلسہ سالانہ پر آئے۔ اور ہمارے ذریعہ سے انہیں کوئی تکلیف پہونچی۔ لیکن انہوں نے پھر بھی ہماری

کوتاہیوں سے چشم پوشی

کی۔ وُہ بھی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے ؛

الجماعة الاحمدية في البلاد العربية

نو احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل دس اصحاب جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ (۱) الحاج محمد ابراہیم سلامہ (۲) السید محمد حسین قابیل (۳) السید احمدی آفندی مقصود (۴) السید خلیل محمود ابو خوزی (۵) السیدة بنیہ زوجۃ الشیخ مصطفےٰ (۶) السیدة زینب زوجہ الشیخ مصطفےٰ العماوی (۷) السید محمود آفندی فرمان (۸) السید محمد بلال ابراہیم (۹) مسٹر عبدالستار صاحب ٹیلر ماسٹر (۱۰) السید موسےٰ علی الطیرادی۔

ان میں سے دو دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے مولانا جلال الدین صاحب شمس کے وقت میں بیعت کی۔ بعد ازاں لوگوں کی شورش سے دب کر ارتداد اختیار کر گئے۔ عرصہ چار سال برابر ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ آخراب اللہ تعالےٰ نے ان کو دوبارہ احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔

انجمن انصار اللہ

یکم نومبر ۳۵ء سے حیفا اور کبابیر کے نوجوانوں میں باقاعدہ انصار اللہ قائم ہو چکی ہے۔ آج تک برادرم الشیخ سلیم الربانی۔ الشیخ احمد السید محمد صالح۔ السید کامل حسن۔ السید محمود صالح۔ الشیخ مصطفےٰ العودی۔ السید حسین علی وغیرہ احباب ہمراہ میں ایک ایک دن کے لئے عکار۔ ناصرہ اور مختلف دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان نوجوانوں کو مداومت کی توفیق بخشے۔ ہفتہ واری اجلاس بھی دونوں جگہ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اور مختلف مضامین پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔

انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مناسبتوں میں جن لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ ان کی صحیح تعداد تو محفوظ نہیں۔ لیکن وہ بہرصورت چار سَو سے زیادہ ہی ہے قاہرہ میں اخویم الشیخ محمود بلال اور برادرم عبدالحمید خورشید برجامیں الشیخ عبدالرحمن سعیفان اور دمشق میں اخویم منیر الحصنی نے بھی اپنے طور پر فریضہ تبلیغ ادا کیا ہے۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء

مناظرات

عرصہ زیر رپورٹ میں چار غیر احمدی علماء سے مختلف موضوعات پر مناظرات ہوئے۔ حاضرین کی تعداد زیادہ نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خود علماء کو اپنی کمزوری کا پورے طور پر احساس ہوا۔ ۹ر فروری کو یعنی روانگی از حیفا سے ایک دن پہلے محکمہ شرعیہ کے جج سے ملنے گیا کیونکہ ایک دوست کے نکاح کا جھگڑا تھا۔ وہاں پر ان سے قریباً دو گھنٹے تک وفات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت کے مضمونوں پر نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ تین احمدی اور پچاس سے زیادہ غیر احمدی تھے۔ جن میں علماء اور شرعی وکلاء بھی موجود تھے۔ جج کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر مرحلہ پر احمدی دلائل کی قوت کا اعتراف کرنا پڑا۔ وفات مسیح کے متعلق کہا کہ میں مان لیتا ہوں کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا پھر نبوت کا مسئلہ بھی آسان ہے۔ پہلا مسیح فوت ہو گیا۔ احادیث بطور تصریح اسم۔ اور قرآن مجید اشارۃً مسیح موعود کی آمد کا ذکر کرتا ہے۔ اور تمام فرقہائے اسلامیہ مسیح موعود کی آمد کے منتظر ہیں جو نبی ہیں فرمانے لگے۔ وہ تو نئی شریعت نہ لائیگا۔ میں نے کہا پھر ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو نئی شریعت نہ لائے۔ اور ہم بھی ایسے ہی نبی کو مانتے ہیں۔ اختلاف تو صرف اتنا رہا۔ کہ پرانا مسیح جس کی ڈیوٹی قرآن مجید نے رسولاً الیٰ بنی اسرائیل قرار دی ہے۔ وہ آئے۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں میں سے کوئی فرزند مسیح کا نام پاکر امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے کھڑا ہو۔ اس لمبی گفتگو کے بعد جب ہم قاضی صاحب سے رخصت ہوئے تو سب لوگ خاموش اور حیران تھے۔ وللہ الحمد۔

اس عرصہ میں جرمنی کے ایک سبتی پادری سے الوہیت مسیح کے مختلف پہلوؤں پر چار ہفتہ ہر اتوار کو دو دو گھنٹہ تک مناظرہ ہوتا رہا پادری صاحب ہر مرتبہ یہی کہتے۔ کہ آئندہ ہفتہ میں ان دلائل کا جواب دُونگا۔ آخری ہفتہ وہ ایک دوسرے پادری کو ہمراہ لائے۔ دونوں مل کر جواب دینے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن آخرکار خاتمہ بحث پر سب حاضرین اور خود پادری صاحبان نے محسوس کیا۔ کہ وہ ہمارے دلائل کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ پانچ شامی غیر احمدی دوست بھی موجود تھے۔ جنہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

اس عرصہ میں ایک پادری الفریڈ نیلسن سے مسیح کی صلیبی موت پر تحریری مناظرہ کے

نثراللّٰہ طاعتمئے یہ مناظرہ ایک سال تک جاری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابھی تک ان کی طرف سے پہلا پرچہ وصول نہیں ہوا۔ ایک مشنری لیڈی ہمارے مکان پر آئی۔ اس کو تین گھنٹے تک احمدیت کے مسائل خصوصاً مسیح کی آمد ثانی کی بشارت دی گئی۔ اس نے تمام باتوں کو توجہ سے سنا اور آئندہ بھی غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کو انگریزی وعربی لٹریچر دیا گیا۔

اسی عرصہ میں دو یہودیوں سے جو فری مین پارٹی کے سرگرم ممبر ہیں۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ اسلامی اصول کی برتری پر دوستانہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

غرض یہ دن تبلیغی طور پر نہایت ہی اچھے دن تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرما کر ان کے بہترین نتائج پیدا کرے۔

مطبوعات جدیدہ اور رسالہ "البشریٰ"

اعجاز المسیح چھپ چکی ہے۔ اسے رسالہ البشریٰ کے گیارھویں نمبر میں بھی شائع کیا گیا ہے بہت سے علماء اور لوگوں کے نام مفت بھیجا گیا ہے۔ بعض دوستوں نے اس کے نسخے خرید کر تقسیم کئے ہیں۔ دسواں نمبر اس سے پیشتر شائع ہو چکا ہے۔ ہم رسالہ "البشریٰ" متعدد مستشرقین کو بھی بھیجتے ہیں۔ گزشتہ دنوں لیڈن سے ایک مشہور مستشرق نے رسالہ کا بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے مجھے خط لکھا تھا۔ لبنان۔ مصر۔ عراق۔ شرق الاردن اور فلسطین کے مختلف اسلامی اور مسیحی اخبارات نے رسالہ سے تبادلہ منظور کر لیا ہے اور یہ اخبارات دفتر میں آتے ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۵ء میں ماہوار رسالہ "البشریٰ" کا پہلا سال ختم ہو گیا ہے۔ اب جنوری ۱۹۳۶ء سے دوسرا سال شروع ہے۔ میری موجودگی میں پہلا نمبر چھپ چکا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں تک خریداروں کو پہنچ جائے گا۔ برادرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل اور اخویم السید منیر آفندی الحصنی دوسرے نمبر سے اسے ایڈٹ کریں گے اور مولانا صاحب مجر مسئول ہوں گے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کی خریداری قبول فرما کر اس رسالہ کو مضبوط کریں۔ یہ ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ جاری رکھے آمین

احمدیہ پریس اور احمدیہ لائبریری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ پریس باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ برادرم السید حامد صالح کی مخلصانہ کوششیں قابل شکریہ ہیں مجھے افسوس ہے۔ کہ میں چارج دیتے وقت تک پریس اور رسالہ کے تمام قرضوں کو بے باق نہیں کر سکا۔ کچھ رقم ایسی رہ گئی ہے۔ جو مولانا محمد سلیم صاحب کو ادا کرنی پڑے گی۔ اگر بعض دوست کچھ اعانت فرمائیں تو ان کا نہایت شکریہ۔ احمدیہ لائبریری میں بھی رسالے اور کتب بڑھ رہی ہے۔ جن دوستوں کو اشاعت کے لئے قیمتاً ٹریکٹ وغیرہ مطلوب ہوں وہ بھی مولوی صاحب کو لکھ سکتے ہیں۔

احمدیہ سکول

جنوری میں مدرسہ احمدیہ کو جاری ہوئے پورے دو سال ہو گئے ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے اس میں اخویم محترم الاستاذ منیر الحصنی اور برادرم الحاج عبداللہ العراقی دونوں محنت سے تعلیم دے رہے ہیں۔ اس وقت تک مدرسہ میں تین جماعتیں ہیں اور لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد چالیس ہے۔ جن میں سے بارہ غیر احمدیوں کے بچے ہیں مدرسہ کے اخراجات فیسوں اور جماعت کبابیر کے ایک چوتھائی چندہ سے ادا کئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ فلسطین مدرسہ کو منظور کر چکی ہے۔ ان کے وعدے کے مطابق اپریل ۳۶ء سے ایڈ ملنی شروع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ نظارت تعلیم و تربیت نے بھی اعانت کا وعدہ کیا ہوا ہے

بلاد عربیہ کی جماعت اور تحریک جدید کا چندہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ جس کا ایک کھلا ہوا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس دوسرے سال کے چندہ تحریک جدید میں پہلے سے زیادہ افراد اور نئے داخل ہونے والے افراد بھی شامل ہوئے۔ اور چندہ بھی گزشتہ سال کی نسبت ڈیوڑھے سے زیادہ ہے۔ اس وقت تک وصول شدہ اور وعدوں کی رقوم کی تعداد چالیس پاؤنڈ اور دو شلنگ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کو برکات آسمانی سے بہرہ مند فرماوے۔ آمین۔

مرکزی جماعت احمدیہ کیلئے چار ایکڑ قطعہ زمین

کبابیر کے احمدی احباب السابقون الاولون میں شامل ہیں۔ مسجد کے اخراجات کا بیشتر حصہ انہوں نے برداشت کیا تھا۔ اب میں نے ان سے کہا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے کچھ زمین باقاعدہ رجسٹرڈ ہو جانی چاہیئے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری روانگی سے تین گھنٹے پیشتر ۱۰ فروری کو دو محترم بزرگوں الحاج عبدالقادر العودی اور الشیخ محمد العودی نے جو سرکاری کاغذات میں مالک اراضی ہیں دو دونم جو تقریباً چار ایکڑ بنتے ہیں۔ اور جن کی قیمت موجودہ نرخ سے ایک ہزار پونڈ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے لئے وقف کر دئے۔ اور اس زمین کا باقاعدہ انتقال ہو گیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوں کی عمر میں برکت دے اور ان کی تمام اولاد کو جو مخلصین کی جماعت ہے ہمیشہ اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے فلسطین میں احمدیہ مشن کی بنیاد نہایت مضبوط ہو گئی ہے۔ قلوب اور زمین کے لحاظ سے اسے استحکام حاصل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھیلائے اور بہت بہت ترقیات دے آمین

دردمندان احمدیت سے ایک عاجزانہ درخواست

میں ۱۰ فروری ۳۶ء کو اخویم مولانا محمد سلیم صاحب کو چارج دے کر دمشق سے ہوتا ہوا بغداد پہنچا ہوں احباب بغداد۔ دمشق۔ حیفا و کبابیر کے حسن سلوک کا میں شکر گزار ہوں اور یہ سطور بغداد سے ہی لکھ رہا ہوں۔ اور بلاد عربیہ کے احمدیہ مشن کی میرے ہاتھ سے یہ آخری رپورٹ ہے۔ میں آج ہی دارالامان روانہ ہونے والا ہوں اور آئندہ ہفتہ ہندوستان پہنچ جاؤں گا۔ انشاء اللہ احباب میری بخیریت واپسی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ میرے مکرم بھائی مولوی محمد سلیم صاحب کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کا ناچیز بھائی ابو العطاء اللہ دتا

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ ہند
کی
ریلوے بجٹ کے متعلق اسمبلی میں تقریر

بجٹ کی مجمل کیفیت

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے ریلوے بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کی مجمل کیفیت حسب ذیل ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کا آخری خسارہ اصلی تخمینہ سے ۲½ کروڑ زیادہ ہے۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ میں تجارتی اور فوجی اہمیت کی لائنوں پر ساڑھے تین کروڑ روپے خسارہ کا اندازہ لگایا گیا ہے ۳۶-۱۹۳۵ء کے خسارہ کا ترمیم شدہ تخمینہ ۴½ کروڑ ہے۔ گذشتہ سال یہ خسارہ پانچ کروڑ تھا۔ ساڑھے چار کروڑ کا کل خسارہ ڈیپریسیشن فنڈ سے عارضی طور پر قرض لے کر پورا کیا جائیگا۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ کے تخمینہ کے مطابق آمدنی ۹۱¾ کروڑ یعنی سال رواں سے ۱½ کروڑ زیادہ ہوگی۔ اور کل اخراجات ۹۴½ کروڑ گویا سال رواں سے نصف کروڑ زیادہ ہوں گے۔ تمام سرکاری لائنوں پر خسارہ کا اندازہ ۳½ کروڑ ہے۔ سال کے اختتام پر ڈیپریسیشن فنڈ کا بقایا ۱۱¾ کروڑ ہو جائے گا۔ اور خساروں کو پورا کرنے کے لئے جو قرضہ جات اٹھائے گئے ہیں۔ وہ ۳۵½ کروڑ ہوں گے۔

۳۷-۱۹۳۶ء کی تعمیرات کا خرچ ۱۰½ کروڑ ہوگا۔ کسی نئی تعمیر کی تجویز نہیں کی گئی۔ لائنوں کی مرمت پر ۵ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ پلوں پر ¾ کروڑ۔ دوسری تعمیرات پر ۲½ کروڑ اور ڈبوں اور گاڑیوں وغیرہ پر ۲½ کروڑ خرچ ہوگا۔ کوئٹہ میں زلزلہ کے نقصانات کی مرمت پر ۱۲ لاکھ روپیہ کے صرف کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے

آمدنی میں کمی کی وجوہات

بجٹ پیش کرتے ہوئے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو تقریر کی۔ اس میں آپ نے فرمایا۔ ریلوے بجٹ کی عام بجٹ سے علیحدگی کے بعد پہلے چھ سال تک ریلوے نے اپنے تمام مصارف کو جس میں عام مالیہ میں حصہ رسدی کی ادائیگی بھی شامل ہے پورا کیا۔ یہاں تک کہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں بھی جو مالی ادبار کا پہلا سال تھا۔ ریلوے نے عام مالیہ میں اپنا حصہ ادا کیا۔ اگرچہ وہ ریلوے ریزرو فنڈ کی جمع شدہ رقم سے ہی ادا کیا گیا تھا۔ عام مالیہ میں کل ۴۲ کروڑ روپیہ دیا گیا۔ ۳۲-۱۹۳۱ء کے بعد اگرچہ عام مالیہ میں کچھ نہیں دیا گیا۔ تاہم ریلوے نے فوجی اہمیت کی لائنوں پر خسارہ کو جو ۲ کروڑ روپیہ سالانہ تھا۔ پورا کرتی رہی۔ آمدنی میں کمی واقع ہو جانے کی آپ نے مندرجہ ذیل وجوہ بیان کیں:۔

(۱) دنیا کا عام اقتصادی ادبار اور اجناس کی قیمتوں میں عام کمی۔

(۲) ہر ملک کا بشمولیت ہندوستان اپنی ضروریات کو خود مہیا کرنے کی کوشش کرنا اور ملکوں کی اندرونی تجارت اور پیداوار میں اضافہ۔

(۳) موٹروں کے ذریعہ آمد و رفت کے مقابلہ میں اضافہ اور اس سے کم درجہ پر دریا اور سمندر کے ذریعہ آمد و رفت سے مقابلہ۔

اس کے علاوہ دو اور وجوہ بھی ہیں۔ جو مستقل اخراجات میں اضافہ کا موجب ہوئی ہیں۔ اول مزدوروں کے متعلق قوانین۔ دوم سٹاف کی ملازمتوں کے متعلق شرائط میں نئی اصلاح۔

مختلف ممالک کی دوسرے ممالک سے بے نیاز ہو جانے کی کوشش اور ان کی اندرونی تجارت اور پیداوار میں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس پالیسی کا ہندوستانی ریلوں کی آمدنی پر عام اثر یہ ہوا ہے۔ کہ بندرگاہوں تک لمبی مسافت کے ٹریفک کی جگہ اندرونی کم مسافت ٹریفک نے لے لی ہے۔ ممکن ہے ملک کی بڑھتی ہوئی خوشحالی اور صنعتوں کی مزید ترقی سے اس خسارہ کا کچھ حصہ پورا ہو جائے۔ لیکن اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا کی صنعت اور بین الاقوامی تجارت کی موجودہ حالت کے پیش نظر اس خوشکن امر کی تکمیل کے لئے ایک کافی لمبا عرصہ درکار ہوگا۔

موٹر ٹرانسپورٹ سے مقابلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس مقابلہ کی وجہ سے ریلوے کو تین کروڑ روپیہ سالانہ نقصان ہو رہا ہے۔ اس وقت تک موٹروں کا اثر صرف مسافروں کی آمد و رفت پر ہی پڑا۔ تاہم اس قسم کے آثار پیدا ہو رہے ہیں کہ قیمتی اسباب مثلاً کپڑے کی ترسیل بھی موٹروں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ جب تک سڑکوں اور موٹروں کے ذریعہ ٹرانسپورٹ کے متعلق پالیسی میں تبدیلی نہیں کی جاتی۔ یہ صورت حالات جاری رہے گی۔ اس وقت سڑکوں کے لئے جو روپیہ ملتا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ ایسی سڑکوں کی مرمت یا تعمیر پر صرف کیا جاتا ہے۔ جو ریلوے سے مقابلہ کرتی ہیں۔ لیکن ابھی تک مجموعی طور پر ہندوستان میں ایسے وسیع رقبہ جات موجود ہیں۔ جو موجودہ ذرائع آمد و رفت سے محروم ہیں وہاں نہ ریلیں ہیں نہ سڑکیں۔ علاوہ ازیں گذشتہ چند سالوں سے دریا اور سمندر کے ذریعہ آمد و رفت میں مقابلہ بڑھ گیا ہے۔ ایسے ذرائع آمد و رفت کو مالی ادبار کی وجہ سے اپنی کرایہ کی شرحوں میں کمی کرنی پڑی ہے۔ کیونکہ بصورت دیگر انہیں کاروبار بند کرنا پڑتا۔ بعض مقامات پر ریلوے کے ٹریفک کو قائم رکھنے میں بھی کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن ایسا صرف کرایہ کی شرحوں میں کمی کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آمدنی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

مزدوروں کے متعلق قوانین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا واشنگٹن اور جنیوا کے میثاقات کے اطلاق سے ریلوے کے مستقل اخراجات میں قریباً پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا ہے۔ نیز زمانہ ادبار سے قبل او نئے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کی وجہ سے بھی اخراجات میں اسی قدر رقم کا اضافہ ہوا ہے۔

حالات کو بہتر بنانے کی مساعی

حالات کو بہتر بنانے کے لئے ریلوے کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے واضح کیا۔ کہ ادبار کے سالوں میں ریلوے نے اپنے اخراجات کی ہر مد کا نہایت دقت نظر سے جائزہ لیا ہے

جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ تخفیف اخراجات میں ۶ کروڑ روپیہ سالانہ کی کمی واقع ہو گئی۔ کرایوں کی شرحوں میں نہایت احتیاط سے کمی یا زیادتی کر کے آمدنی کو بڑھانے کی بھی کوشش کی گئی ہے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا جب تک حالات عالم میں اصلاح نہیں ہوتی اور اجناس کے نرخوں میں اضافہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک ریلوے کے لئے اس ٹریفک کے بیشتر حصے پر جسے وہ اس وجہ سے کھو چکی ہے۔ قابض رہنے کا بہت کم امکان ہے۔ اگرچہ آثار ابھی دھندلے سے ہیں۔ تاہم میرے خیال میں دنیا کے حالات اصلاح پذیر ہو رہے ہیں۔

جہاں تک مختلف ممالک کا اپنی ضروریات خود مہیا کرنے کی کوشش کا تعلق ہے۔ جس قدر بیرونی ممالک اس امر کی کوشش کریں گے اسی قدر ہندوستان انہیں کم مال بھیج سکے گا۔ اور جب تک دنیا کی اس عام پالیسی میں کامل طور پر تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اس وقت تک اس ٹریفک کے جو اس سبب سے ضائع ہو چکا ہے۔ حاصل ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ جہاں تک ہندوستان کا اپنی ضروریات خود مہیا کرنے کا تعلق ہے۔ جوں جوں ملک کی صنعتیں ترقی کریں گی۔ ملک متمول ہوتا چلا جائے گا۔ اور اگرچہ ہم اپنے لمبی مسافت کے ٹریفک کا کثیر حصہ کھو چکے ہوں گے۔ تاہم اگر اخراجات کے لئے زیادہ روپیہ ہمارے پاس ہوگا۔ تو اس کا اثر لازمی طور پر ریلوے کی آمدنی پر ہوگا۔

موٹر ٹرانسپورٹ کے ساتھ مقابلہ کے موضوع کی طرف عود کرتے ہوئے آپ نے کہا ریلوں کو اپنی کھوئی ہوئی پوزیشن حاصل کرنے یا موجودہ پوزیشن کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سڑکوں کے ٹرانسپورٹ کو جہاں تک ممکن ہو۔ جائز مقابلہ کی سطح پر قائم کیا جائے۔

ایک بڑی روک

ریلوں اور سڑکوں کے ٹرانسپورٹ میں مناسب اور مکمل تعاون کے راستہ میں ایک بڑی روک جو اس ملک کی خصوصیت ہے۔ یہ ہے۔ کہ ریلوے کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے۔ اور سڑکوں کی توسیع اور موٹر ٹرانسپورٹ کی نگرانی کا تعلق صوبجاتی حکومتوں سے ہے۔ میں صوبجاتی حکومتوں کی پوزیشن کو سمجھتا ہوں۔ ان کی پالیسی پر رائے عامہ قدرتی طور پر اندازہ ہوتی ہے۔ لیکن چند ایک ایسے بنیادی امور بھی ہیں۔ جنہیں بعض دفعہ فراموش کر دیا جاتا ہے۔ صوبوں کی مالی حالت کا انحصار بہت حد تک مرکزی گورنمنٹ کی خوشحالی پر ہے۔ اور ملک کی خوشحالی بہت حد تک ریلوے ٹرانسپورٹ کے عمدہ اور سستے سسٹم پر منحصر ہے ہمیں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہئیے۔ کہ ٹیکس دہندگان کا ۷۵۰ کروڑ سے زائد روپیہ ہندوستانی ریلوں پر صرف کیا گیا ہے۔ اور بالآخر ہندوستانی ٹیکس دہندوں کو ہی اس سرمایہ پر ۳۰ کروڑ کا سالانہ سود ادا کرنا چاہئیے۔ ہمیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئیے۔ کہ خود مختار صوبوں کے جدید سسٹم کی کامیابی کے لئے لازم ہے کہ مرکزی گورنمنٹ کے پاس صوبوں میں تقسیم کرنے کے لئے کافی زائد روپیہ ہو۔ اگر مرکزی حکومت کو ریلوے کے غیر منفعت بخش سسٹم کے اخراجات کے متحمل ہونے کا مرحلہ درپیش ہے۔ تو صوبجاتی مالیہ میں حصہ ادا کرنے کے لئے اس کی طاقت کم ہو جائے گی۔ اس لئے صوبوں کی مالی خوشحالی ریلوے کی خوشحالی سے وابستہ ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ صوبجاتی حکومتیں پالیسی کی مناسب تشکیل میں مرکزی حکومت کی امداد کریں گی۔ اور ہم عنقریب اس سوال پر ان سے مزید تبادلہ خیالات کریں گے۔

ملازمین ریلوے کو مراعات دینے سے اجتناب

مزدوروں کے متعلق قوانین کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل ممبر نے کہا۔ اب ایک ایسا مرحلہ آگیا ہے۔ جہاں ہمیں کم از کم کچھ عرصہ کے لئے ضرور ٹھہرنا چاہئیے۔ خصوصاً ریلوے کی موجودہ مالی پوزیشن کے پیش نظر جہاں تک کام کے اوقات اور شرائط اور ریلوے ملازمین کو مزید مراعات دینے کا تعلق ہے۔ ہمیں ضرور ٹھہر جانا چاہئیے۔

آمدنی میں کمی کی دو اور وجوہ

آپ نے آمدنی کی کمی کی دو اور وجوہ بیان کیں۔ اور ان کے متعلق کہا۔ کہ ان میں فوری اصلاح کی ضرورت ہے۔ (۱) بغیر ٹکٹ سفر کرنا (۲) اسباب وغیرہ کے کرایہ کا کم چارج کیا جانا۔ جس کی دو وجوہ ہیں۔ ریلوے ملازمین کی لاپرواہی یا دھوکا سے مال کا کم وزن کیا جانا۔ یا اسباب کا غلط بیان کیا جانا۔ موخر الذکر خرابی کے انسداد کے لئے ایجنٹوں پر زور دیا گیا۔ اور ساتھ ہی آپ نے ارکان اسمبلی اور ان کے ذریعہ پبلک سے اپیل کی۔ کہ وہ لاپرواہی اور دھوکا کے معاملات کو ریلوے حکام کے نوٹس میں لا کر ریلوے سے تعاون کریں۔ تاکہ قصوروار ریلوے ملازمین کے خلاف شدید انضباطی کارروائی کی جائے

بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کے متعلق آپ نے کہا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس وجہ سے ریلوے کو پچاس لاکھ روپیہ سالانہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ نقصان اس سے بھی زیادہ ہو۔ اور گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ موجودہ قوانین کو زیادہ سخت کرنے کی ضرورت ہے اور تجویز کی گئی ہے۔ کہ انڈین ریلوے ایکٹ میں ترمیم کرنے کی تجاویز اسمبلی کے سامنے پیش کی جائیں۔

صرف شدہ سرمایہ پر فی صدی آمد کے لحاظ سے ہندوستانی ریلوں کا دوسرے ممالک کی ریلوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ ہماری ریلوں کی موجودہ تاریک پوزیشن میں ہمیں کم از کم یہ اطمینان حاصل ہے۔ کہ ہماری پوزیشن برطانوی ایمپائر اور دنیا کے دوسرے ممالک سے کم نہیں۔ بلکہ بہت سے ممالک سے تو ہماری حالت بدرجہا بہتر ہے۔

آخر میں آپ نے حالات کے بہتر ہو جانے کی توقع کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ موجودہ حالت کسی صورت میں بھی مایوس کن نہیں۔ اگر دنیا کے حالات روبہ اصلاح ہو جائیں۔ موٹر ٹرانسپورٹ کو جائز مقابلہ کی سطح پر لایا جائے۔ ریلوے ملازمین کو مزید مراعات دینے کا سلسلہ بند کر دیا جائے اور ٹکٹ کے بغیر سفر کا موثر طریق سے انسداد کیا جائے۔ تو عین ممکن ہے کہ ریلوے کی مالی حالت روبہ اصلاح ہو جائے اور وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک مضبوط مالی پوزیشن حاصل کر لے۔

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کو شکست فاش

احرار کی ناکامی و نامرادی پر ایک غیر مسلم اخبار کی مہر تصدیق

روزانہ اخبار "ہندو" جو بھائی پرمانند جی۔ ایم۔ اے کی زیر سرپرستی لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ وہ اپنے ۲۰ فروری کے پرچہ میں جماعت احمدیہ سے احرار کے بغض و کینہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"مجاہد" احرار پارٹی کا آرگن ہے۔ اس کے بس کی بات ہو۔ تو مرزائیوں کو ایک دن کے لئے زمین پر زندہ رہنے کی اجازت نہ دے۔ احمدیوں کے مٹانے کیلئے احرار نے بہتیری کوششیں کیں۔ مولانا مظہر علی اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے "مجاہد" کے ایک پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔

"کافی انتظار کے بعد میں نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ اپنے کارکنوں اور ہمدردوں سے آج (یکم فروری مجاہد) کچھ گزارش کروں۔ تاکہ وہ عین خطرہ کے وقت میں محض اس لئے خواب خرگوش میں بیٹھا نہ ہو رہیں۔ کہ ان کو یہ گمان ہو۔ کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔ مخالف جماعت کے پاس زر اور زور سب کچھ موجود ہے۔ اس کو ایسے حلیف ملے ہیں۔ جو ہر حال میں اس کا ساتھ دینگے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں اس کی پشت پر ہیں"۔

احرار نے اپنی شکست کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس پر "الفضل" خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے "خدا تعالےٰ کی بخشی ہوئی توفیق اور اس کے عطا کئے ہوئے اخلاص سے جماعت احمدیہ نے اس جوانمردی اور ایسے استقلال و اخلاص سے اپنے دشمنوں کا مقابلہ کیا ہے۔ کہ انکے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ معاندین اپنی کثرت پر اپنی دنیوی طاقت پر اپنی چالبازیوں اور فریبکاریوں پر اپنی خفیہ سازشوں اور منصوبہ بازیوں پر نازاں تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کی مجموعی مخالفت اور معاندت کے سیلاب عظیم میں جماعت احمدیہ تنکے کی طرح بہ جائیگی۔ اور کہیں کی"

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد بخش ولد محبت ذات سہو سکنہ چک نمبر ۵۴ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۳۰-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۱۲-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد سردارا ذات حسام سکنہ چاہ دلادر والا داخلی حسام تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۴-۴-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۱-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ بخش ولد [illegible] ذات بلوچ سکنہ شاری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۷-۴-۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳۱-۱-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لکھن ولد متھا ذات سیال سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۹-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پہلوان ولد عنایت ذات دراج سکنہ مہرا نوالہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۳۱-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۱۲-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مہر محمد ولد دل ذات ساجھو سیال سکنہ ساجھر تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۴-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے تحریر مورخہ ۳۱-۱-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گاہرا ولد کوہڑی ذات بلوچ سکنہ چک نمبر ۱۷۵ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۱-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کرم چند ولد لکھی رام ذات مگلانی سکنہ چک نمبر ۴۹۲ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۰-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ روڈ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گہنہ ولد ولایتہ ذات علیانہ سکنہ علیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۳۱-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۱۲-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد حسین ذات چستی سکنہ قادیاں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۶-۴-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳۱-۱-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حیدر شاہ ولد رسید شاہ ذات سید سکنہ چک نمبر ۲۱۴ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۳-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علی ولد نتھو ذات موہنہ سکنہ چک نمبر ۱۳۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۵-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۳-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سردارا ولد غلام قادر ذات کھوکھر سکنہ پیرو تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محرم ولد سداد ذات ... سکنہ چک ۲۴۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۹-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳-۱-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام حسین ولد محمد ذات حجام سکنہ بٹہ گھلی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳-۱-۳۶ - دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سردارا ولد مراد ذات لکھن سکنہ موضع لکھن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۵-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳-۱-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رشیدو ولد نور محمد ذات ہیدن سکنہ ہیدن تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۱-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳-۱-۳۶ - دستخط - خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دارا ولد حیات ذات سدھل سکنہ حسووالی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳-۱-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

شادی سے پہلے

کونسا سوال پوچھا جا سکتا ہے۔ جس کا جواب میرے پاس نہیں۔
بندہ:- ھدایت نامہ خاوند
بالمقابل اڈہ ٹانگہ۔ لاہور

مژدہ جانفزاء

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل "جان جہان ہیر آئل رجسٹرڈ" استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی ۱ر۔ ملنے کا پتہ:-
ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

رشتہ درکار ہے

ایک نوجوان اعلےٰ تعلیم یافتہ خاتون کیلئے جو خوش سیرت و صورت بھی ہے ایک رشتہ درکار ہے۔ جس کی عمر ۳۰ سے ۳۵ سال ہو۔ کم از کم انٹرینس پاس ہو۔ برسر روزگار ہو۔ شہری باشندہ ہو۔
حافظ شیخ منظور الٰہی۔ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

دلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

دلروز لاہور سور بغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد۔ چنبل۔ لوت اور خنازیر۔ طاعون۔ ناسور۔ بھگندر۔ رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے ضرر دوائی ہے ہر قسم کے زہریلے۔ جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ کتے کے کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کے لئے مفید ہے۔ ویسے ہی حیوان اور پرند کے لئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش۔ درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے۔
اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد اور دیگر اعضاء کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔
قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار
المشتہر
طاہرالدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۹ فروری - دہلی میں متعدد سربرآوردہ قائدین میں اس غرض سے غیر رسمی گفتگو کی جا رہی ہے کہ آئندہ آئین کے نفاذ سے قبل فرقہ وارانہ مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے۔ سر آغا خان نے مسٹر ڈیسائی سے دو دفعہ ملاقات کی اور سر میاں فضل حسین نے بھی مسٹر ڈیسائی اور راجہ نریندر ناتھ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس تبادلہ خیالات کا مقصد یہ ہے کہ اقتصادی لائحہ عمل کے مطابق جماعتوں کی تشکیل کے امکانات پر غور کیا جائے۔ مسلم قائدین مخلوط انتخاب کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ رائے دہندگان کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو قائم رکھا جائے۔

لنڈن ۱۹ فروری - لارڈ میبنکے نے دارالامراء میں یہ مسودہ قانون پیش کیا کہ فوجداری مقدمات کے سلسلہ میں دارالامراء کے ارکان کو مراعات نہ دی جائیں۔

پشاور ۱۹ فروری - ہز ایکسی لنسی گورنر صوبہ سرحد نے خان بہادر عبدالرحیم بیرسٹر نے ڈیرہ اسمٰعیل خان ممبر کونسل صوبہ سرحد کو کونسل کا صدر منتخب کیا ہے۔ خان بہادر عبدالرحیم سرحد کونسل کے ڈپٹی پریذیڈنٹ تھے۔

ٹوکیو ۱۹ فروری - کابینہ جاپان روس سے تنازعات تصفیہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور اس نے فیصلہ کیا ہے کہ گو منچوکو اور منگولیا کی سرحد پر روسی فوج کی پیش قدمی ناجائز اور جارحانہ تھی۔ تاہم اس تصفیہ کو تدبر کے ساتھ سلجھایا جا سکتا ہے۔ کابینہ نے اعلان کیا ہے کہ منچوکو جاپان کے ۱۴۰ دستے فوراً جاپان کے حوالے کر دے۔ یہ دستے ۲۶ جنوری کو جاپان سے باغی ہو کر بیرونی منگولیا میں چلے گئے تھے۔

کراچی ۱۹ فروری - صوبہ سندھ کو علیحدہ کرنے کے مراحل پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ گورنر سندھ سر لینسلاٹ گراہم مارچ تک بمبئی پہنچ جائیں گے۔ اور ممکن ہے۔ کہ حکومت ان سے سکرٹریٹ کے قیام وغیرہ کے متعلق گفت و شنید کرے۔

میڈرڈ ۱۹ فروری - میڈرڈ میں پولیس کی عام بھرتی کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اقدام گذشتہ مظاہروں کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۹ فروری - جدید اصلاحات کے ماتحت علاوہ سے قبول کرنے کے مخالفین نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ مارچ کو آل انڈیا ڈے منایا جائے اور اس روز جلسے منعقد کرکے جدید [illegible] کی مخالفت کی جائے۔

عدیس آبابا ۱۹ فروری - میکالے کے جنوب میں حبشیوں اور اطالیوں کے درمیان جو جنگ ہوئی۔ اس کے متعلق اطالویوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ ۵۰۰۰ ہزار حبشی ہلاک اور دس ہزار مجروح ہوئے۔ لیکن حکومت حبشہ کا بیان ظاہر کرتا ہے۔ کہ صرف ۱۵۰ حبشی ہلاک ہوئے۔ اور اطالوی فوج کے ۵۰ گورے اور ۲۰۰ کالے سپاہی مارے گئے۔

برن (سوئٹزرلینڈ) ۱۹ فروری - سوئٹزرلینڈ میں نازی انجمنیں ممنوع قرار دی گئی ہیں۔ دوسری سیاسی انجمنوں کے خلاف کارروائی کا سوال زیر غور ہے۔

نئی دہلی ۱۹ فروری - آج اسمبلی کے اجلاس میں ایک سو تیرہ سوالات کے جواب دئے گئے۔ اس قدر سوال اس سے پہلے کبھی نہیں کئے گئے۔ سوالات کے بعد ریلوے بجٹ پر بحث شروع ہوئی۔ سر ایاس خان نے آنریبل ریلوے ممبر کو خراج تحسین ادا کیا۔ کہ انہوں نے حکومت کی صحیح پوزیشن ایوان کے سامنے رکھ دی۔ اور بھی بہت سے ارکان نے تقریریں کیں۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جوابی تقریر پر سٹ کی۔ آپ نے ایوان کو یقین دلایا کہ تمام مشوروں پر غور کیا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ ریلوے بورڈ لاریوں کے ذریعہ سفر کے خلاف نہیں۔ بعض مواقع پر لاریوں کا سفر بہت مفید ہوتا ہے۔ تیسرے درجہ کے سفر کرنے والوں کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ اس برائی کا کلی طور پر خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم سب کو اس کے انسداد کے لئے مل کر کوشش کرنی چاہئیے تاکہ دوسرے مسافر سفر میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل کر سکیں۔ ریلوے ملازمین کی بدمعاملگیوں کے متعلق شکایات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ایوان سے اپیل کی کہ وہ ایسے کیس ان کے نوٹس میں لائیں تاکہ مجرموں کو سزائیں دی جائیں۔ آپ نے ریلوے ملازمین کو مسافروں سے ترش سے پیش آنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کہا میں بذات خود اپنے سفر [illegible] کے وقت تیسرے درجے [illegible] کی حالت کا جائزہ لیتا ہوں۔

آپ نے بیان کیا۔ کہ تیسرے درجہ کے ڈبوں کے لئے ڈیزائنوں میں بہت سی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ہر ڈبے پر ۵۵۰۰ روپیہ زائد خرچ کئے جاتے ہیں۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا کہ ریلوں کو اندرونی تجارت اور کاشتکاروں کا ضرور خیال رکھنا چاہئیے۔

روما ۱۹ فروری - اٹلی نے جنگ حبشہ کے لئے ۲۰۰ لاکھ سٹرلنگ اور منظور کئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ فروری - آج دارالامراء میں امور خارجہ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے سر شینبوپ نے کہا کہ اطالیہ یا حبشہ میں سے کسی نے جمعیتہ اقوام سے تجویز مصالحت مرتب کرنے کی درخواست نہیں کی۔ اور برطانیہ یا جمعیتہ کا کوئی اور رکن کسی نئے صلح نامہ پر غور نہیں کر رہا۔ نیز کہا۔ کہ اگر اطالیہ کو سب سے پہلے مفاہمت کی تجاویز پیش کی گئیں تو اس سے اس کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور وہ اچھے سے بہتر شرائط حاصل کرنے کے لئے اپنے طریق کار پر عمل پیرا رہے گا۔

میڈرڈ ۱۹ فروری - فوجی قائدین نے رات کی تاریکی میں ملک پر قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن حکومت نے بر وقت برسر اقتدار ہے۔ فوری اقدام کرکے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ فوج کے دو اعلیٰ افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

دہلی ۱۹ فروری - دہلی میں تقریر کرتے ہوئے مسز سروجنی نائیڈو نے کہا کہ ہندوستانیوں میں خودداری کے جذبہ کا فقدان ہے۔ نیز کہا۔ کہ آزادی قرار دادیں پاس کرنے یا بحثیں کرنے سے نہیں بلکہ قربانی اور ایثار سے ملتی ہے۔

لاہور ۱۹ فروری - مسٹر ڈی جے بانڈنر فنانس ممبر گورنمنٹ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کریں گے۔ جس کا مقصد جعلی روپیہ دینے کے جرم کو قابل دست اندازی پولیس اور بلا وارنٹ گرفتاری کے قابل بنانا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ فروری - سینیٹ جمہوریہ امریکہ نے موجودہ غیر جانبداری میں ایک سال کی توسیع کا بل پاس کر دیا۔

کابل ۱۹ فروری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے مشرقی اسلامی ممالک کے اتحاد کے اصول کو منظور کر لیا ہے۔

لاہور ۱۹ فروری - لیفٹیننٹ سردار [illegible] ایم ایل سی پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں قانون انتقال اراضی کی ترمیم کا بل پیش کریں گے۔ بل پیش کرنے کے لئے گورنر جنرل سے منظوری لے لی گئی ہے۔

پاک پٹن ۱۹ فروری - بیان کیا جاتا ہے کہ پاک پٹن کے ایک احمدی کی والدہ کی تدفین کے موقع پر ایک غیر احمدی ملا نے از راہ شرانگیزی سخت اشتعال انگیز کلمات کہے جس پر اس احمدی اور ملا کے درمیان تصادم ہوگیا۔ شرارت پسند ملا نے اپنی خبث باطن سے مجبور ہو کر پاک پٹن کے سات احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ مخالفین کی کمینہ اور شرمناک حرکات کی کس قدر بدترین مثال ہے۔

امرتسر ۱۹ فروری - معلوم ہوا ہے ماسٹر تارا سنگھ اسمبلی کے مسلم ارکان سے سکھ مسلم تعلقات کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے دہلی چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ فروری - میڈرڈ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سپین گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۹ فروری - آج ۱۷ طیاروں میں سے جو مظاہرانہ پروازوں میں مشغول تھے۔ ڈوور کے دو طیارے گم ہو گئے۔ ایک طیارہ سمندر میں گر گیا۔ ایک ہوا باز ہی کو بچایا جا سکا۔ باقی تین مفقود الخبر ہیں۔ دوسرا طیارہ مسکس کے نزدیک گر گیا۔ جس کے تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔ چوتھا ہسپتال میں ہے۔

عدیس آبابا ۱۹ فروری - عدیس آبابا کے ہوائی مستقر میں شہنشاہ حبشہ کی زندگی کے خلاف ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شہنشاہ کے طیارہ کے پٹرول میں ریت ڈال دی گئی۔ اور اس کے سلنڈر خراب کر دئے گئے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ایسا کرنے والا کسی غیر ملکی حکومت کے تنخواہ دار جاسوسوں کا گروہ ہے۔

سڈنی (آسٹریلیا) ۱۹ فروری - ایک طیارہ جس میں پانچ مسافر سوار تھے برسبین سے سفر کر رہا تھا۔ کہ آج شب سڈنی سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر گر گیا۔ اور اسے آگ لگ گئی۔ اور تمام مسافر ہلاک ہو گئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسباب کے کرایہ کی شرحوں میں تبدیلیاں

یکم مئی ۱۹۳۶ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مال گاڑی کے ذریعہ اسباب کے کرایہ کی شرحوں میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی:-

(۱) مال و اسباب کے موجودہ دس گروپوں کو ۱۶ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور اس تقسیم کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گڈس ٹیرف حصہ اول (نمبر ۵۲) میں جو یکم مئی ۱۹۳۶ء سے زیر عمل آئیگا۔ مشرح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جس کی کاپیاں یکم مئی سے قیمتاً مل سکیں گی۔

(ب) موجودہ اور نئے گروپوں کی شرح ذیل میں ساتھ ساتھ درج کی جاتی ہے۔

موجودہ: گروپ	موجودہ: شرح فی میل بحساب فی من	ترمیم شدہ: گروپ	ترمیم شدہ: شرح فی میل بحساب فی من
۱	۳۸ء۰ پائی	۱	۳۸ء پائی
۲	۴۲ء "	۲	۴۲ء "
—	—	۲ الف	۴۶ء "
—	—	۲ ب	۵۰ء "
—	—	۲ س	۵۴ء "
۳	۵۸ء پائی	۳	۵۸ء "
۴	۶۲ء "	۴	۶۲ء "
—	—	۴ الف	۶۷ء "
—	—	۴ ب	۷۲ء "
۵	۷۷ء پائی	۵	۷۷ء "
۶	۸۳ء "	۶	۸۳ء "
—	—	۶ الف	۸۹ء "
۷	۹۶ء "	۷	۹۶ء "
۸	۱ء۰۴ "	۸	۱ء۰۴ "
۹	۱ء۲۵ "	۹	۱ء۲۵ "
۱۰	۱ء۸۷ "	۱۰	۱ء۸۷ "

ایک یا دو نئے قائم کردہ گروپوں کے لحاظ سے زیادہ رکھی جائینگی۔

۳- اشیاء کی عام تقسیم میں موجودہ اندراج مندرجہ ذیل طریق پر ترمیم کئے جائینگے

(الف) وہ اشیاء جن کے نقصان کی ریلوے ذمہ دار ہے۔ ان کی موجودہ شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

(ب) وہ اشیاء جن کے نقصان کی ریلوے اور مالک دونوں ذمہ دار ہیں۔ ان میں مالک کے نقصان کی ذمہ داری والی شرحیں تو وہی رہینگی۔ جو اس وقت ہیں لیکن محکمہ ریلوے کے مال کے نقصان کی ذمہ داری کی صورت میں شرحیں اکثر حالات میں کم کر دی جائینگی اور صرف مالک کے نقصان والی شرحوں سے (جیسا کہ نقصان کی نوعیت کے مطابق [illegible]) [illegible]

۲- جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ٹرمینل شرحوں میں یکم اپریل ۳۶ء سے مندرجہ ذیل تبدیلی کی جائے گی۔

تفصیلات	لوکل بکنگ میں (یعنی صرف نارتھ ویسٹرن ریلوے) – موجودہ	لوکل بکنگ میں – تبدیل شدہ	تھرو بکنگ میں (یعنی دوسری ریلوے کے ساتھ) – موجودہ	تھرو بکنگ میں – تبدیل شدہ
اشیاء جن کا کرایہ گروپوں کی شرحوں پر لیا جائیگا	۱۶ پائی فی من	۱۰ پائی فی من	۳ پائی فی من	۱۰ پائی فی من
اشیاء جن کا کرایہ شیڈول [illegible] اور [illegible] شرحوں پر لیا جائیگا	۳ پائی "	۱۲ پائی "	۱ "	۲ "
اشیاء جن کا کرایہ شیڈول [illegible] اور [illegible] شرحوں پر لیا جائے گا۔	۶ "	۸ "	۳ "	۲ "

کراس ٹریفک یعنی ایسا ٹریفک جو نہ تو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن سے لادا جائے اور نہ ہی کسی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر اتارا جائے کوئی ٹرمینل کرایہ نہیں لیا جائیگا۔

۴- گروپ اور شیڈول کی حساب کردہ شرحیں جن میں ٹرمینل اور گڈس ٹریفک کی کم مسافت کی شرحیں بھی شامل ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ۱۰ سے ۲۰۰۰ میل گڈس ریٹ ٹیبل اور جنکشن ریٹ ٹیبل میں جو یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بر سر عمل آئینگے دکھائی جائینگی لیکن وہ شرحیں جو تو ترمیم ضمنی گروپوں یعنی ۲ الف، ۲ ب، ۲ س۔ ۴ الف، ۴ ب اور ۶ الف کے ماتحت مندرجہ بالا کتب میں شائع کی گئی ہیں۔ لوکل اور تھرو بکنگ دونوں میں یکم مئی ۱۹۳۶ء کو ہی بر سر عمل آئینگی

چیف کمرشل منیجر لاہور